مترجم
جَامِعُ الْعُلُومِ وَالْحِكَمِ
JAMI'UL-ULUMI WAL-HIKAM
المؤلف : زین الدین عبدالرحمن بن احمد بن عبدالرحمن الرجب رحمۃ اللہ علیہ المعروف بابن رجب الحنبلی (736-795ھ)
With
AL-ARBAEEN-AN-NAWAWIYYAH
مَعَهُ
الأَرْبَعِينَ النَّوَوِيَّةُ
(للإمام النووي رحمه الله)
پچاس احادیث مبارکہ کا ترجمہ
ترجمہ
حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ
AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

جامع العلوم والحکم

JAMI'UL-ULUMI WAL-HIKAM

المؤلف : زین الدین عبدالرحمن بن احمد بن عبدالرحمن الرجب رحمہ اللہ المعروف بابن رجب الحنبلی (736-795ھ)

الأربعین النوویۃ (للإمام النووي رحمہ اللہ)

With

AL-ARBAEEN-AN-NAWAWIYYAH

Tarjamah

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Waffaqahullah

Hafiz, Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A.;
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The ABM School, Hyderabad, TS, INDIA.
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com I www.askislampedia.com I www.askmadani.com

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
1
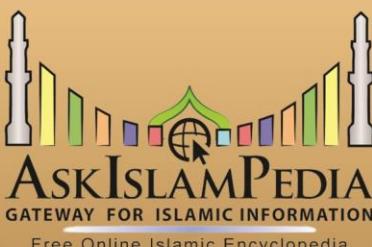
حدیث

((عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ الله صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى الله وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى الله وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحیح البخاری:1، وصحیح مسلم: 1907)

ترجمہ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ: " تمام اعمال (کی قبولیت) کی بنیاد نیتوں پر ہے اور ہر انسان کے لئے وہی ہے جیسی اس کی نیت ہے۔ سو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہے تو اس کی ہجرت اللہ رسول کیلئے ہی ہے (مقبول ہے) اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی کرنے کیلئے ہو تو اس کی ہجرت اس کے مقصد کے مطابق ہے (آخرت میں اجر سے محروم رہے گا)۔

جامع العلوم والحکم
بسم الله الرحمن الرحيم
حدیث نمبر
2

حديث

عَنْ عُمَرَ بن الخَطَّابِ - رضى الله عنه -، قال: بَينَمَا نَحنُ جلوس عندَ رَسولِ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- ذاتَ يومٍ، إذْ طَلَعَ علينا رَجُلٌ شَدِيدُ بياضِ الثِّيابِ، شَدِيدُ سَوادِ الشَّعْرِ، لا يُرى عليهِ أثَرُ السَّفر، ولا يَعرِفُهُ مِنّا أحدٌ، حتّى جَلَسَ إلى النَّبيِّ -صلى الله عليه وسلم-، فأسنَدَ رُكبَتَيهِ إلى رُكبَتَيهِ، ووضع كَفَّيه على فَخِذيه، وقالَ: يا مُحَمَّدُ، أخبِرني عَنِ الإسلامِ.

فقال رَسولُ الله -صلى الله عليه وسلم-: ((الإسلامُ: أنْ تَشْهَدَ أنْ لا إلهَ إلاَّ الله، وأنَّ محمَّداً رسولُ اللهِ، وتُقيمَ الصَّلاةَ، وتُؤتِيَ الزَّكاةَ، وتصومَ رمضَانَ، وتَحُجَّ البَيتَ إن استَطَعتَ إليه سبيلاً)). قال: صَدَقتَ، قال: فَعَجِبنا لَهُ يسألُهُ ويصدِّقُهُ.

قال: فأخْبِرني عَنِ الإيمان. قال: ((أنْ تُؤْمِنَ باللهِ وملائِكَته و كُتُبِه، ورُسُله، واليَومِ الآخِرِ، وتُؤْمِنَ بالقَدرِ خَيرِهِ وشَرِّهِ)). قالَ: صَدَقتَ.

قالَ: فأخْبِرنِي عنِ الإحسَانِ، قال: ((أنْ تَعبُدَ اللهَ كأنَّكَ تَراهُ، فإنْ لَمْ تَكُنْ تَراهُ فإنَّهُ يراكَ)).

قال: فأخبِرني عَنِ السَّاعةِ؟

قال: ((مَا المَسؤُولُ عَنْهَا بأعلَمَ مِنَ السَّائِل)).

قال: فأخبِرني عنْ أَمارَتِها؟

قال: ((أنْ تَلِدَ الأمَةُ رَبَّتَها،

وأنْ تَرى الحُفاةَ العُراةَ العَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلونَ في البُنيانِ)).

ثُمَّ انْطَلَقَ، فلبثْتُ مَلياً، ثمَّ قال لي: ((يا عُمَرُ، أتَدرِي مَنِ السَّائل؟))
قلتُ: اللهُ ورسولُهُ أعلَمُ.
قال: ((فإنَّهُ جِبريلُ أتاكُم يُعَلِّمُكُم دِينَكُم))
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(صحيح مسلم: 8)

ترجمہ

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ اچانک ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت زیادہ سفید تھے اور بال بہت کالے تھے۔ سفر کے علامات نمایاں نہ تھے اور کوئی ہم میں سے ان کو پہچانتا نہ تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا اپنے گھٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ جوڑ کر اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ کر پھر کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ کوئی عبادت کے مستحق نہیں سوائے اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور نماز (صلوۃ) قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے، اگر وہاں تک پہنچنے کی استطاعت ہو۔" وہ بولا: آپ نے سچ کہا، ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے پھر خود ہی کہتا ہے کہ سچ کہا، پھر وہ شخص بولا: آپ مجھے بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ تو تصدیق (قبولیت اور اطاعت والی تصدیق) کرے اور ایمان لائے اللہ پر، فرشتوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور تو اس بات پر تصدیق کرے اور ایمان لائے تقدیر کے برے اور اچھے اثرات پر،۔" وہ

شخص بولا: آپ نے سچ کہا۔ پھر اس شخص نے پوچھا: آپ مجھے بتایئے احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے کہ جیسے آپ اس کو دیکھ رہے ہیں۔" اگر اسکو دیکھنے کے تصور کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے تو یہ کہ وہ تجھ کو دیکھ رہاہے۔ پھر وہ شخص بولا: آپ مجھے بتایئے کہ قیامت کب قائم ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔" وہ شخص بولا آپ مجھے اس کی نشانیاں بتلایئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ تو دیکھے گا ننگے پیر والے، ننگے جسم والے، فقیر بکریوں کو چرانے والے کہ وہ بڑی بڑی عمارتیں فخریہ طور پر بنائیں گے۔" راوی نے کہا: پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں بڑی دیر تک ٹھہرا رہا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "اے عمر! کیا تم جانتے ہو؟ یہ پوچھنے والا کون تھا؟" میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو تمہیں، تمھارا دین سکھانے آئے تھے۔"

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
3

حديث

عن عبدِ اللهِ بنِ عُمرَ بن الخطاب رضی الله عنهما، قال: سَمِعتُ رَسولَ اللهِ - صلی الله علیه وسلم -، یقولُ: ((بُنِی الإسلامُ عَلی خَمسٍ: شَهادةِ أنْ لا إلهَ إلاَّ الله، وأنَّ مُحمَّداً عَبدُه وَرَسولُهُ، وإقامِ الصلاةِ، وإیتاءِ الزَّکاةِ، وحَجِّ البیتِ، وصَومِ رَمضانَ))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحیح البخاری: 8 وصحیح مسلم: 16)

ترجمه

ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ ارکان (ستونوں) پر رکھی گئی ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے مستحق نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے رسول ہیں اور نماز (صلوۃ) قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان بھر روزے رکھنا۔"

جامع العلوم والحکم
حدیث نمبر
4

حديث

((عَنْ عبدِ اللهِ بنِ مَسعودٍ - رضى الله عنه - قالَ: حَدَّثنا رسولُ الله - صلى الله عليه وسلم - وهُوَ الصَّادِقُ المَصدوقُ: ((إنَّ أَحَدَكُم يُجْمَعُ خلقُهُ فى بَطنِ أُمِّهِ أَربعينَ يَوماً نطفة ، ثمَّ يكونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذلكَ، ثمَّ يكونُ مُضغةً مِثلَ ذلكَ، ثمَّ يُرسلُ اللهُ إليه المَلَكَ، فيَنْفُخُ فيه الرُّوحَ، ويُؤْمَرُ بأربَعِ كلماتٍ: بِكَتْبِ رِزقه وعمله وأجَلِه، وشقيٌّ أو سَعيدٌ، فوالذى لا إله غيره إنَّ أحدكُم ليَعْمَلُ بعمَلِ أهلِ الجنَّةِ حتَّى ما يكونَ بينَهُ وبَينها إلاَّ ذِراعٌ، فيَسبِقُ عليهِ الكتابُ فَيعمَلُ بعمَلِ أهل النَّار فيدخُلها، وإنَّ أحدكم ليَعمَلُ بعملِ أهل النَّارِ حتّى ما يكون بينَهُ وبينها إلاَّ ذِراعٌ، فيسبِقُ عليه الكِتابُ، فيعمَلُ بعملِ أهل الجنَّةِ فيدخُلها))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحیح البخاری: 3208۔ وصحیح مسلم: 2643)

ترجمہ

ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے بیان فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور آپکی بات کو سچا مانا جاتا ہے) بیان فرمایا کہ: "تم میں سے ہر کوئی اپنے ماں کے پیٹ میں چالیس دنوں تک نطفہ کی شکل میں رہتا ہے، اتنے ہی دنوں تک پھر ایک جمے ہوے خون کے شکل میں رہتا ہے اور پھر وہ اتنے ہی دنوں تک ایک مضغہ (گوشت کے لوتھڑے) کی شکل میں رہتا ہے۔ اس کے بعد ایک فرشتہ بھیجا جاتا اور روح پھونکی جاتی ہے اور اسے چار باتوں کے لکھنے کا حکم دیتا

ہے جیسے اس کا رزق، اس کی موت کا وقت اور عمل اور یہ کہ بد ہے یا نیک۔ سو اللہ کی قسم اسکے علادہ کوئی معبود برحق نہیں کہ تم میں سے کوئی شخص زندگی بھر نیک کام کرتا جنتیوں کے نیک اعمال کی طرح اور جب جنت اور اس کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر کا فیصلہ سامنے آجاتا ہے اور دوزخ والوں کے عمل شروع کر دینے کے سبب وہ نتیجہ میں جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔

اسی طرح تم میں سے ایک شخص زندگی بھر برے کام کرتا رہتا ہے اور جب دوزخ اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر کا فیصلہ غالب آجاتا ہے اور جنت والوں کے کام کرنے کی وجہ سے نتیجہ میں جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔"

بسم الله الرحمن الرحيم
حدیث نمبر
5

حدیث

عَنْ عائشةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قالتْ: قَالَ رسولُ اللهِ-صلى الله عليه وسلم-: ((مَنْ أَحْدَثَ فی أَمْرِنا هَذا ما لَیس مِنهُ فَهو رَدٌّ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحیح البخاری: 2697 ۔ و صحیح مسلم: 1718)

ترجمہ

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ قابل رد ہے۔"

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ: جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا فیصلہ نہیں، تو وہ عمل مردود ہے۔

جامع العلوم والحكم
حدیث نمبر
6

حديث

عَنِ النُّعمانِ بنِ بشيرٍ -رَضی الله عنهُما- قال: سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ -صلی الله علیه وسلم- یقولُ: ((إنَّ الحَلالَ بَیِّنٌ وإنَّ الحَرَامَ بَیِّنٌ، وبَینَهُما أُمُورٌ مُشتَبِهاتٌ، لا یَعلَمُهنّ کثیرٌ مِن النَّاسِ، فَمَن اتَّقی الشُّبهاتِ استبرأ لِدینِهِ وعِرضِه، ومَنْ وَقَعَ فی الشُّبُهاتِ وَقَعَ فی الحَرَامِ، کالرَّاعی یَرعَی حَوْلَ الحِمَی یُوشِكُ أنْ یَرتَعَ فیهِ، ألا وإنَّ لِکُلِّ مَلِكٍ حِمًی، ألا وإنَّ حِمَی اللهِ محارِمُهُ، ألا وإنَّ فی الجَسَدِ مُضغَةً إذا صلَحَتْ صلَحَ الجَسَدُ کلُّه، وإذَا فَسَدَت فسَدَ الجَسَدُ کلُّه، ألا وهِیَ القَلبُ))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحیح البخاری: 52، وصحیح مسلم: 1599)

ترجمہ

ابو عبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: " بے شک حلال بالکل واضح ہے اور حرام بھی بالکل واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض امور و معاملات شبہ والے ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے پھر جو کوئی بچ گیا شبہ کی چیزوں سے بھی، اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا اور جو کوئی ان شبہ والی چیزوں میں پڑ گیا در اصل وہ حرام میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو چراگاہ کے آس پاس اپنے جانور کو چرائے۔ قریب ہے کہ وہ جانور کبھی اس چراگاہ کے اندر گھس جائے، سن لو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ (حد بندی) ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ (حدود) حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبر دار رہو! جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے،

جب وہ درست ہو گا تو سارا جسم درست ہو گا اور جب وہ بگڑا، سارا جسم بگڑ جائے گا۔
خبر دار رہو! وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے۔

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
7

حدیث

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ - رضی اللہ عنہ -: أَنَّ النَّبِيَّ - صلی اللہ علیہ وسلم - قال: ((الدِّينُ النَّصِيحَةُ ثلاثاً))، قُلْنا: لِمَنْ يا رَسُولَ اللهِ؟ قالَ: ((لِلّٰهِ ولِكِتابِهِ ولِرَسولِهِ ولأئمَّةِ المُسلِمِينَ وعامَّتِهِم))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(صحیح مسلم: 55)

ترجمہ

سیدنا ابو رقیہ تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دین خیر خواہی اور بھلائی چاہنے (سچی نصیحت) کا نام ہے۔" ہم نے کہا: کس کی خیر خواہی اور بھلائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی اور اس کی کتاب کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانوں کے حاکموں کی اور سب مسلمانوں کی۔"

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
8

حديث

عَنِ ابن عُمَرَ - رضىَ الله تعالَى عَنۡهُما -: أَنَّ رَسُولَ اللهِ - صلى الله عليه وسلم - قَالَ: ((أُمِرۡتُ أَنۡ أُقَاتِلَ النَّاسَ حتَّى يَشۡهَدُوا أنۡ لا إلَهَ إلاَّ الله، وأَنَّ مُحَمَّداً رسولُ اللهِ، ويُقيموا الصَّلاةَ، ويُؤۡتوا الزَّكاةَ، فإذا فَعَلوا ذلكَ، عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءهُم وأَموالَهُم، إلاَّ بِحَقِّ الإسلامِ، وحِسَابُهُم على اللهِ تَعالَى))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسۡلِمٌ

(صحیح البخاری 25، وصحیح مسلم: 22)

ترجمہ

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک کہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوۃ دیں، جب وہ یہ کرنے لگیں گے تو مجھ سے اپنے خون و مال کو محفوظ کر لیں گے، سوائے اسلام کے حق کے (رہا ان کے دل کا معاملہ تو) ان کا حساب، اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

جامع العلوم والحکم
حدیث نمبر
9

حدیث

((عَنْ أبي هُرَيرة رَضيَ الله عَنْهُ قال: سَمِعتُ رَسولَ اللهِ - صلى الله عليه وسلم - يقولُ: "ما نَهَيتُكُمْ عَنْهُ، فاجْتَنِبوهُ، وما أمرتُكم به، فأْتُوا منه ما استطعتم، فإنَّما أهلَكَ الَّذين من قَبلِكُم كَثْرَةُ مسائِلِهم واختلافُهم على أنبيائِهم))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحيح البخاری:7288 ۔و صحيح مسلم: 1337)

ترجمہ

ابو ہریرہ عبد الرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں جس سے تم کو منع کر دوں اس سے دور رہو اور بچو، اور جو بھی حکم دوں اس کو پورا کرو جتنا تم سے ہو سکے، کیوں کہ تم سے پہلے لوگ کو جس نے تباہ کیا وہ ہے، انکا کثرت سے سوالات کرنا اور اپنے نبیوں کے ساتھ اختلاف کرنا۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
10

حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيرة - رضي الله عنه - قال: قال رسولُ الله - صلى الله عليه وسلم -: ((إنَّ اللهَ طَيِّبٌ لا يَقبَلُ إلاَّ طيِّباً، وإنَّ الله تعالى أمرَ المُؤْمِنينَ بما أمرَ به المُرسَلين، فقال: {يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا}، وقال تعالى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ}، ثمَّ ذكَرَ الرَّجُلَ يُطيلُ السَّفرَ: أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يمُدُّ يدَيهِ إلى السَّماءِ: يارَب يارب، وَمَطْعَمُهُ حرامٌ، ومَشْرَبُهُ حرامٌ، وَمَلْبَسُهُ حرامٌ، وَغُذِّيَ بالحَرَامِ، فأنَّى يُستَجَابُ لِذلكَ؟))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(صحیح مسلم:1015)

ترجمہ

سیدنا ابو ہریرہ عبد الرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک مال کو ہی قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کو انہیں باتوں کا حکم دیا جو اس نے اپنے رسولوں کو دیا اور فرمایا: "اے رسولو! کھاؤ پاکیزہ اشیاء اور نیک عمل کرو۔۔ اور فرمایا:" اے ایمان والو! کھاؤ پاک چیزیں جو ہم نے تم کو عطا کی۔"، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کا ذکر کیا جو کہ لمبا سفر کر کے آتا ہے سر کے بال کھلے ہوے ہوں اور گرد و غبار میں اٹا ہوا ہے اور پھر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے اور اس کا پینا حرام ہے اور اس کا لباس حرام ہے اور اس کی غذا حرام ہے پھر

اس کی دعا کیونکر قبول ہو۔"

جامع العلوم والحكم
بسم الله الرحمن الرحيم
حدیث نمبر
11

حديث

عَنِ الحَسَنِ بن على سِبْطِ رَسُولِ اللهِ - صلى الله عليه وسلم - ورَيحَانَتِهِ - رضى الله عنه - قال: حَفِظْتُ مِنْ رسولِ الله - صلى الله عليه وسلم -: ((دَعْ ما يريبُكَ إلى ما لاَ يرِيبُكَ))

(رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ: 2518، وَالنَّسَائِيّ: 5711: وَقَالَ التِّرمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وصححه الالبانی فی صحيح الجامع: 7377)

ترجمہ

ابو محمد حسن بن علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہما جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ اور خوبصورت اور خوشبودار پھول ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد رکھا ہے کہ: "ہر اس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک اور بےچینی میں ڈالے اور اسے اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے۔

جامع العلوم والحکم
بسم الله الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
12

حديث

عَنْ أبي هريرةَ -رضى الله عنه-، عن النَّبيِّ -صلى الله عليه وسلم- قال:
((مِنْ حُسْنِ إسْلامِ المَرءِ تَرْكُهُ ما لا يَعْنِيهِ))

الترمذی: 2317، ابن ماجه: 3976 – وصححه الالبانی فی صحیح الجامع: (5911

ترجمہ

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " آدمی کے اسلام کی اچھائی یہ ہے کہ وہ ایسی چیزوں کو چھوڑ دے جو اس سے تعلق نہیں رکھتی۔ "

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
13

حدیث

عَنْ أنسِ بنِ مالكٍ - رضى الله عنه - عَنِ النَّبيِّ - صلى الله عليه وسلم - قالَ: ((لا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حتَّى يُحِبَّ لأَخيهِ ما يُحِبُّ لِنَفسه))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحیح البخاری: 13، صحیح مسلم: 45)

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ کے خادم ابو حمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص مکمل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہو۔

حدیث نمبر
14

حدیث

((عَنْ عبدِ اللہ بن مَسعودٍ - رضی اللہ عنہ - قالَ: قالَ رَسولُ اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم -: ((لا یَحِلُّ دَمُ امرِءٍ مُسلِمٍ إلاَّ بِإحدَی ثَلاثٍ: الثَّیِّبُ الزَّانِي، والنَّفسُ بالنَّفسِ، والتَّارِكُ لِدِینِهِ المُفارِقُ لِلجماعَةِ))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحیح البخاری: 6878، صحیح مسلم: 1676)

ترجمہ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خون حلال نہیں کسی بھی مسلمان کا جو کلمہ لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینے والا ہو، البتہ تین حالتوں میں سے کوئی ایک حالت پیش آجائے۔ شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور جان کے بدلہ جان، اسلام سے نکل جانے والا، مرتد جماعت کو چھوڑ دینے والا۔"

جامع العلوم والحكم
بسم الله الرحمن الرحيم
حدیث نمبر
15

حديث

عَنْ أبي هُرَيرةَ - رضي الله عنه - عن رَسول اللهِ - صلى الله عليه وسلم - قالَ: ((مَنْ كانَ يُؤْمِنُ بالله واليَومِ الآخرِ، فَلْيَقُلْ خَيراً أَوْ لِيَصْمُتْ، ومَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بالله واليَوْمِ الآخِرِ، فَليُكْرِمْ جَارَهُ، ومَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ واليَومِ الآخرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحيح البخاری:6018،وصحیح مسلم:47)

ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کو مانتا(قبولیت والی تصدیق)ہو وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کو مانتا(قبولیت والی تصدیق)ہو تو اپنے پڑوسی کی عزت واکرام کرے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کو مانتا(قبولیت والی تصدیق)ہو تو وہ اپنے مہمان کی عزت واکرام کرے"۔

حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ - رضى الله عنه - أَنَّ رَجُلاً قالَ للنَّبيِّ - صلى الله عليه وسلم -: أوصِني، قال: ((لا تَغْضَبْ)) فردَّدمِراراً قال: ((لا تَغْضَبْ))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ

(صحیح البخاری: 6116)

ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے آپ کوئی وصیت (اہم نصیحت) فرما دیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "غصہ نہ کر "۔ انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "غصہ نہ کر۔"

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حدیث نمبر
17

حديث

عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّاد بنِ أوسٍ، عَنْ رسولِ الله - صلى الله عليه وسلم - قال: ((إنَّ الله كَتَبَ الإحسّانَ على كُلِّ شيءٍ، فإذَا قَتَلْتُم فَأَحسِنُوا القِتْلَة، وإذا ذَبَحْتُم فَأَحسِنُوا الذِّبْحَةَ، وليُحِدَّ أحدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وليُرِحْ ذَبِيحَتَهُ))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(صحيح مسلم: 1955)

ترجمہ

ابو یعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں بھلائی فرض کی (فیصلہ کیا) ہے، لہذا جب تم قتال یا قتل کرو (قصاص) تو اس میں حسن اخلاق کا مظاہرہ کرو اور جب تم ذبح کرو تو بھلے انداز میں ذبح یعنی اسکو چاہئے کہ چھری کو تیز کرلے اور اپنے جانور کو راحت میسر کرے۔"

حدیث نمبر
18

حدیث

عَنْ أَبِی ذَرٍّ ومعاذِ بن جَبَلٍ -رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما-: أنَّ رَسولَ اللّٰہِ -صلی اللہ علیہ وسلم- قال: ((اتَّقِ اللّٰہ حَیثُمَا کُنْتَ، وأَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الحَسَنَۃَ تَمْحُھَا، وخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))

(الترمذی: 1987 – وحسنہ الالبانی فی صحیح الجامع: 97)

ترجمہ

ابو ذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ اور ابو عبد الرحمٰن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جہاں کہیں رہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، برائی کے بعد بھلائی کرو جو برائی کو مٹا دے اور لوگوں کے ساتھ معاملہ کرو حسن اخلاق کے ساتھ"۔

جامع العلوم والحکم
حدیث نمبر
19

حديث

عَنْ عبدِ اللہ بنِ عبَّاسٍ رضی اللہ عنهما قالَ: كُنتُ خَلفَ النَّبِيِّ -صلى اللہ عليه وسلم- فقال:

((يا غُلامُ إنِّي أعلِّمُكَ كَلماتٍ: احفَظِ الله يَحْفَظْكَ، احفَظِ الله تَجِدْهُ تجاهَكَ، إذا سَألتَ فاسألِ الله، وإذا استَعنتَ فاستَعِنْ باللهِ، واعلم أنَّ الأُمَّةَ لو اجتمعت على أنْ ينفعوك بشيءٍ، لم ينفعوك إلاَّ بشيءٍ قد كَتَبَهُ اللہ لكَ، وإنِ اجتمعوا على أنْ يَضرُّوكَ بشيءٍ، لم يضرُّوك إلاَّ بشيءٍ قد كتبهُ اللہ عليكَ، رُفِعَتِ الأقلامُ وجَفَّتِ الصُّحُفُ)).

وفي رواية غير التِّرمذي: ((احفظ الله تجده أمامَك، تَعرَّفْ إلى اللهِ في الرَّخاءِ يَعْرِفْكَ في الشِّدَّةِ، واعلَمْ أنَّ ما أخطَأَكَ لم يَكُن لِيُصِيبَكَ، وما أصابَكَ لم يَكُن ليُخطِئَكَ، واعلَمْ أنَّ النَّصرَ مَعَ الصَّبرِ، وأنَّ الفَرَجَ مَعَ الكَرْبِ، وأنَّ مَعَ العُسْرِ يُسراً)).

(الترمذی: 2516- وصححه الالبانی فی صحیح الجامع: 7957)

ترجمہ

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر پیچھے تھا، آپ نے فرمایا: "اے لڑکے! بیشک میں تمہیں چند اہم باتیں سکھاتا ہوں: تم اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ کے حقوق کا خیال رکھو، اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مانگو، جب تم مدد چاہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو، اور یہ بات جان لو کہ

اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی مگر اتنا ہی جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی مگر اتنا ہی جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے خلاف لکھ دیا ہے، (تقدیر کے) قلم اٹھا لیے اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں "۔

❖ ترمذی کے علاوہ ایک اور روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں:

اللہ تعالی کے احکامات کی حفاظت کرو، تم اللہ تعالی کو اپنے سامنے پاؤ گے۔خوش حالی میں اللہ تعالی کو یاد رکھو وہ تمہیں تنگی میں یاد رکھے گا اور جان لو کہ جو مصیبت تم سے خطا ہو گئی وہ تمہیں پہنچنے والی ہی نہیں اور جو مصیبت تمہیں پہنچی وہ تم سے خطاء ہونے والی ہی نہیں۔اور جان لو کہ مدد صبر کے ساتھ ملتی ہے۔اور ہر تنگی کے ساتھ کشادگی اور ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

حدیث نمبر
20

حديث

عَنْ أبي مَسعودٍ البَدريِّ -رضى الله عنه-، قال: قال رسولُ الله -صلى الله عليه وسلم-: ((إنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلامِ النُّبُوَّةِ الأُولى: إذا لَم تَستَحيِ، فاصْنَعْ ما شِئْتَ))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ

(صحیح البخاری: 6120)

ترجمہ

ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں نے قدیم پیغمبروں کے کلام جو پائے اور سیکھے ان میں یہ بھی ہے کہ جب تجھ میں حیاء نہ ہو تو پھر جو جی چاہے کرلے۔"

حدیث

عَنْ سُفيانَ بن عبدِ اللهِ - رضى الله عنه -. قالَ: قُلتُ: يا رَسولَ اللهِ، قُلْ لى فى الإسلام قولاً لا أسألُ عَنْهُ أحداً غيرَكَ، قال: ((قُلْ: آمَنْتُ باللهِ، ثمَّ استقِمْ))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(صحیح مسلم: 38)

ترجمہ

سیدنا ابو عمرو یا ابو عمرۃ سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اسلام میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر میں اس کو آپ کے علاوہ کسی سے نہ پوچھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہہ ' میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا(قبولیت واطاعت والی تصدیق) پھر اس پر استقامت (ثابت قدم رہ)۔

حديث

عَنْ جَابِرِ بنِ عبدِالله -رضى الله عنهما-: أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسولَ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَ: أرأيتَ إذا صَلَّيتُ المَكتُوبَاتِ، وصُمتُ رَمَضانَ، وأَحلَلْتُ الحَلالَ، وحَرَّمتُ الحَرامَ، ولم أَزِدْ على ذلك شيئاً، أأدخُلِ الجنَّةَ؟ قالَ: ((نَعَمْ))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(صحیح مسلم: 15)

ترجمہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ بے شک ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر میں فرض نماز ادا کروں اور رمضان بھر روزے رکھوں اور حلال کو حلال سمجھوں اور حرام کو حرام سمجھوں اور اس پر کچھ بھی زیادہ نہ کروں تو میں جنت میں جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں"۔

بسم الله الرحمن الرحيم
حدیث نمبر
23

حديث

عَنْ أبي مالِكٍ الأشْعَرِيّ -رضي الله عنه- قالَ: قالَ رسولُ الله -صلى الله عليه وسلم -: ((الطُّهورُ شَطْرُ الإيمانِ، والحَمْدُ لله تَملأُ المِيزانَ، وسُبحَانَ اللهِ، والحَمْدُ للهِ، تَملآنِ أو تَملأُ ما بَيْنَ السَّماواتِ والأرْضِ، والصَّلاةُ نورٌ، والصَّدقَةُ بُرهَانٌ، والصَّبْرُ ضِياءٌ، والقُرآنُ حُجَّةٌ لك أو عَلَيكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو، فَبائعٌ نَفْسَهُ، فَمُعْتِقُها ...أو مُوبِقها))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(صحیح مسلم: 223)

ترجمه

ابومالک حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "طہارت ایمان کا حصہ ہے اور "الحمد للہ" ترازو کو بھر دے گا اور "سبحان اللہ" اور "الحمد للہ" دونوں کلمات، آسمانوں اور زمین کے بیچ کی جگہ کو بھر دیں گے اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف دلیل و حجت ہو گا، ہر ایک آدمی صبح کو اٹھتا ہے اور اپنے آپ کو حوالے کرتا یا پھر نیک کام کر کے اللہ کے عذاب سے آزاد کروالیتا ہے یا برے کام کر کے اپنے آپ کو تباہ کرلیتا ہے۔"

جامع العلوم والحكم
بسم الله الرحمن الرحيم
حدیث نمبر
24

حديث

عَنْ أبي ذَرٍّ -رضى الله عنه-، عَنِ النَّبيِّ -صلى الله عليه وسلم- فيما يَروى عَنْ ربِّه -عز وجل- أنَّه قالَ: ((يا عِبادى إنِّي حَرَّمْتُ الظُّلمَ على نَفسى، وجَعَلْتُهُ بَينَكُم مُحرَّماً فلا تَظالموا، يا عِبادى كُلُّكُم ضَالٌّ إلاَّ مَنْ هَديتُهُ فاستهدُونى أهدِكُم، يا عبادى كُلُّكُم جَائِعٌ إلاَّ مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فاستطعمونى أُطعِمْكُم، يا عِبادى كُلُّكُم عَارٍ إلاَّ مَنْ كَسوتُهُ، فاستَكْسونِى أكسكُمْ، يا عِبادى إنَّكُم تُخطِئونَ باللَّيلِ والنَّهار، وأنَا أَغْفِرُ الذُّنوبَ جَميعاً، فاستَغفِرونى أغفر لكُمْ. يا عِبادى إنَّكم لَنْ تَبلُغُوا ضَرِّى فَتَضُرُّونِى، ولن تَبلُغُوا نَفْعِى فَتَنفَعونِى. يا عِبادى لو أنَّ أوَّلَكُم وآخِركُم وإنْسَكُمْ وجِنَّكُم كانُوا على أتْقَى قَلب رَجُلٍ واحدٍ منكُم، ما زَادَ ذلك فى مُلكِى شَيئاً، يا عِبادى لو أنَّ أوَّلَكُم وآخِرَكُم وإنْسَكُمْ وجِنَّكُم كانُوا على أفْجَر قَلبِ رَجُلٍ واحِدٍ منكُم، ما نَقَصَ ذلك من مُلكِى شيئاً، يا عِبادى لَوْ أنَّ أوَّلَكُم وآخِرَكُم وإنْسَكُمْ وجنَّكم قاموا فى صَعيدٍ واحدٍ فسألونى فأعطيت كل إنسانٍ مسألته، ما نَقَصَ ذلك مِمَّا عِندى إلاَّ كَما يَنْقُصُ المِخْيَطُ إذا أُدْخِلَ البَحرَ. يا عبادى، إنَّما هِيَ أَعمالُكم أُحصِيها لَكُمْ، ثمَّ أُوفِّيكُم إيَّاها، فَمَنْ وجَدَ خيراً، فليَحْمَدِ الله، ومَنْ وَجَد غيرَ ذلكَ، فَلا يَلومَنَّ إلاَّ نَفسَه))

رَوَاهُ مُسلِمٌ

(صحيح مسلم: 2577)

ترجمہ

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے روایت کیا، فرمایا پروردگار نے: "اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو منع کر لیا ہے اور تم پر بھی حرام کیا، سو تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو! تم راستہ پانے والے نہیں ہو مگر جس کو میں راہ بتلاؤں (ہدایت سے نوازوں) لہذا مجھ سے راہ مانگو (ہدایت کی دعا کرو)، میں تمہیں راہ بتلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں تو مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہناؤں، تو مجھ سے کپڑا مانگو، میں تم کو پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہوں کو بخشتا ہوں، تو مجھ سے بخشش چاہو میں تم کو بخشوں گا۔ اے میرے بندو! تم میرا نقصان نہیں کر سکتے اور نہ مجھ کو فائدہ پہنچا سکتے ہو، اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، آدمی اور جنات سب کے سب ، تمہارے سب سے بڑے پرہیز گار شخص کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں کچھ اضافہ نہ ہو گا اور اگر تمہارے سارے اگلے اور پچھلے، آدمی اور جنات، تمہارے سب سے بڑے بدکردار شخص کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں سے کچھ کم نہ ہو گا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سارے اگلے اور پچھلے، آدمی اور جنات، ایک میدان میں کھڑے ہوں، پھر مجھ سے مانگنا شروع کریں اور میں ہر ایک کو اس کی مانگ کے مطابق دے دوں تب بھی میرے پاس جو کچھ ہے وہ کم نہ ہو گا مگر اتنا جیسے دریا میں سوئی ڈبو کر نکال لو۔ اے میرے بندو! یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تمہارے لیے

شمار کرتا رہتا ہوں، پھر تم کو ان اعمال کا پورا بدلہ دوں گا، سو جو شخص بہتر بدلہ پائے تو اسکو اللہ کا شکر کرنا چاہیئے اور جو برا بدلہ پائے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرلے۔

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
25

حدیث

عَنْ أَبِي ذَرٍّ - رضي الله عنه -: أَنَّ ناساً مِنْ أَصْحَابِ رسولِ اللهِ - صلى الله عليه وسلم - قالُوا لِلنَّبِيِّ - صلى الله عليه وسلم -: يا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بالأجورِ، يُصلُّونَ كَما نُصَلِّي، ويَصومُونَ كَمَا نَصُومُ، ويتَصدَّقُونَ بفُضُولِ أموالِهِمْ، قال: ((أوليسَ قد جعلَ اللهُ لَكُمْ ما تَصَّدَّقُونَ؟ إنَّ بكُلِّ تَسبيحةٍ صَدقةً، وكُلِّ تَكبيرةٍ صَدقَةً، وكُلِّ تَحْميدةٍ صَدقةً، وكُلِّ تَهْليلَةٍ صدقةً، وأَمْرٌ بِالمَعْروفِ صَدقَةٌ، ونَهْيٌ عَنْ مُنكَرٍ صَدقَةٌ، وفي بُضْعِ أحَدِكُم صَدقَةٌ)) . قالوا: يا رسولَ الله، أيأتِي أحدُنا شَهْوَتَهُ ويكونُ لهُ فيها ...أجْرٌ؟ قال: ((أرأيتُمْ لَوْ وَضَعَها في حَرَامٍ، أكانَ عليهِ وِزْرٌ. فكذلك إذا وضَعَها في الحلالِ كانَ لهُ أَجْرٌ))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(صحیح مسلم: 720)

ترجمہ

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چند اصحاب رضی اللہ عنہم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! مال والے سب اجر لوٹ لے گئے، اس لیے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور اپنے زائد مالوں سے صدقہ دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے لیے بھی تو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا انتظام کر دیا کہ ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم دینا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کی اپنی ازدواجی ضرورت کی تکمیل بھی صدقہ

ہے۔"لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! ہم میں سے کوئی شخص اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو کیا اس میں ثواب بھی ہے؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:"کیوں نہیں دیکھو تم اگر اسے حرام میں صرف کرلو تو کیا گناہ نہیں ہوگا؟ اسی طرح جب حلال میں صرف کرتا ہے تو ثواب ہوتا ہے۔"

بسم الله الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
26

حديث

عَنْ أَبِي هُرَيرةَ - رضي الله عنه -، قال: قالَ رسولُ اللهِ - صلى الله عليه وسلم -: ((كُلُّ سُلامَى مِنَ النَّاسِ عليهِ صَدَقةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطلُعُ فيه الشَّمْسُ: تَعدِلُ بَينَ الاثنينِ صدَقَةٌ، وتُعينُ الرَّجُلَ في دابَّتِهِ، فتحمِلُهُ عليها، أو تَرْفَعُ لهُ عليها متاعَهُ صَدَقةٌ، والكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقةٌ، وبِكُلِّ خُطوةٍ تَمشيها إلى الصَّلاةِ صَدَقةٌ، وتُميطُ الأذى عَنِ الطَّريقِ صَدَقَةٌ))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحيح البخاری: 2989، وصحیح مسلم: 1009)

ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سورج طلوع ہونے والے ہر دن، انسان کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ لازم ہوتا ہے۔ پھر اگر وہ انسانوں کے درمیان انصاف کرے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے اور اگر کسی کو سواری کے معاملے میں اس طرح مدد پہنچائے کہ اسے اس پر سوار کرائے یا سواری پر اس کا سامان اٹھا کر رکھ دے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے اور اچھی بات منہ سے نکالنا بھی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو نماز کے لیے اٹھتا ہے، وہ بھی صدقہ ہے اور اگر کوئی راستے سے کسی تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دے تو وہ بھی ایک صدقہ ہے۔"

حدیث نمبر
27

حديث

عَنِ النَّواسِ بنِ سَمعانٍ - رضی الله عنه -. عَنِ النَّبيِّ - صلى الله عليه وسلم -، قال: ((البِرُّ حُسْنُ الخُلُقِ، والإثْمُ: ما حَاكَ فی نَفْسِكَ، و كَرِهتَ أنْ يَطَّلِعَ عليهِ النَّاسُ)). رواهُ مسلمٌ

وعَنْ وابِصَةَ بن مَعْبَدٍ قال: أتيتُ رَسُولَ الله - صلى الله عليه وسلم -، فقالَ: ((جِئتَ تَسألُ عن البرِّ والإثمِ؟)) قُلْتُ: نعَمْ، قال: ((استَفْتِ قَلْبَكَ، البرُّ ما اطمأنَّتْ إليهِ النَّفْسُ، واطمأنَّ إليهِ القلبُ، والإثمُ ما حَاكَ فی النَّفسِ، وتَرَدَّدَ فی الصَّدْرِ، وإنْ أفتاكَ النَّاسُ وأَفْتوكَ))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(صحيح مسلم: 2553- مسند احمد: 228/4، الدارمی: 246/2، برقم: 2533)

ترجمہ

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے 'بھلائی اور برائی' کے متعلق پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(البر کا مطلب) بھلائی، عمدہ اخلاق کو کہتے ہیں اور (الاثم کا مطلب) گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور یہ بات تجھ کو بری لگے کہ لوگ اس سے مطلع ہوں۔"

وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو میرے پاس نیکی (البر) کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آیا ہے؟۔ میں نے عرض کیا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے دل سے فتویٰ پوچھ۔ نیکی وہ ہے جس سے تیرا نفس اور دل مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور

تیرے سینے میں ہچکچاہٹ پیدا کرے، چاہے لوگ تجھے اس کے جواز کا فتویٰ ہی کیوں نہ دیتے رہیں۔"

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
28

حديث

عَن العِرْبَاض بنِ سارِيَةَ -رضي الله عنه- قالَ: وَعَظَنا رسولُ الله -صلى الله عليه وسلم- مَوعِظَةً، وَجِلَتْ مِنْها القُلوبُ، وذَرَفَتْ منها العُيونُ، فَقُلْنا: يَا رَسول الله، كأنَّها مَوعِظَةُ مُودِّعٍ، فأوْصِنا، قال: ((أُوصيكُمْ بتَقوى الله، والسَّمْعِ والطَّاعةِ، وإنْ تَأَمَّرَ عَليكُم عَبْدٌ، وإنَّه من يَعِشْ مِنْكُم بعدي فَسَيرى اختلافاً كَثيراً، فَعَلَيكُمْ بِسُنَّتِي وسُنَّةِ الخُلفاء الرَّاشدينَ المهديِّينَ، عَضُّوا عليها بالنَّواجِذِ، وإيَّاكُم ومُحْدَثاتِ الأمور، فإنَّ كُلَّ بِدعَةٍ ضَلالَةٌ))

(أبو داود: 4607، الترمذي: 2686 - وصححه الالبانی فی صحيح الجامع: (2549)

ترجمه

عرباض رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، ہمیں دل پر اثر انداز ہونے والی نصیحت کی جس سے دل تڑپ اٹھے، اور آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے، پھر ہم نے کہا: اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تو کسی وداعی وصیت کی سی نصیحت ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وصیت فرمائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ کا تقوی (نافرمانیوں سے بچنا)، امیر کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ وہ کوئی حبشی غلام زبردستی تم پر حاکم کیوں نہ بن جائے، اس لیے کہ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، تو تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو مضبوطی سے تھام لو، اور اسے دانتوں (داڑ

والے دانت) سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر (دین میں بدعت) نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
29

حديث

عَنْ مُعاذٍ رضِىَ الله عَنْهُ قالَ: قُلْتُ: يا رَسولَ اللهِ أخْبِرنى بعَمَلٍ يُدخِلُنِى الجَنَّةَ ويُباعِدُنِى مِنَ النارِ، قالَ: "لقَدْ سَألْتَ عَنْ عَظيمٍ وإنَّهُ لَيَسيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ الله عَلَيهِ: تَعْبُدُ الله لا تُشْرِكُ بهِ شَيئًا، وتُقيمُ الصَّلاةَ، وتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وتَصُومُ رَمضانَ، وتَحُجُّ البَيتَ". ثمَّ قالَ: "ألا أدُلُّكَ على أبواب الخير؟ الصَّومُ جُنَّةٌ، والصَّدقَةُ تُطفِيءُ الخَطيئَةَ كَما يُطفِئُ المَاءُ النَّارَ، وصَلاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوفِ اللَّيلِ". ثمَّ تلا: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حتَّى بلَغَ: ﴿يَعْمَلُونَ﴾ ثم قالَ: "ألا أُخْبِرُكَ برَأْسِ الأَمْرِ وعَمودِهِ وذِرْوَةِ سِنامِهِ؟" قُلتُ: بَلَى يا رَسولَ اللهِ، قالَ: "رَأْسُ الأمْرِ الإسلامُ، وعَمودُهُ الصَّلاةُ، وذِرْوَةُ سَنامِهِ الجِهادُ". ثمَّ قالَ: "ألا أخبِرُكَ بمَلاكِ ذلكَ كُلِّه؟". قلتُ: بلى يا رسولَ اللهِ، فأخذ بلسانه، قالَ: "كُفَّ عَلَيكَ هذا". قُلْتُ: يا نَبِى اللهِ، وإنا لمُؤَاخَذُونَ بما نَتَكَلَّمُ بهِ؟ فقَالَ: "ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، وهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجوهِهِمْ، أَو على مَنَاخِرِهِم إلَّا حَصائِدُ ألسِنَتِهِم"

(الترمذی: 2616 ۔ وابن ماجه: 3873 (صحیح) – وصححه الالبانی فی صحیح الجامع: 5136)

ترجمہ

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے، اور جہنم

سے دور رکھے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: " تم نے ایک بہت بڑی بات پوچھی ہے اور بیشک یہ عمل اس شخص کے لیے آسان ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ آسان کر دے۔ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکاۃ دو، رمضان کے روزے رکھو، اور بیت اللہ کا حج کرو"۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں بھلائی کے راستے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہ کو ایسے بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے، اور آدھی رات کے وقت آدمی کا نماز تہجد پڑھنا"، پھر آپ ﷺ نے آیت تلاوت فرمائی:

(سورۃ السجدۃ، سورۃ نمبر 32، آیت نمبر: 16-17)

" ان کے پہلو اپنے بستروں سے الگ رہتے ہیں اپنے رب کو امید اور خوف کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں (16) کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے (17) تک تلاوت فرمائی۔

آپ ﷺ نے پھر فرمایا: "کیا میں تمہیں دین کی اصل، اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتا دوں ؟ " میں نے کہا : کیوں نہیں ؟ اللہ کے رسول (ﷺ) ضرور بتایئے آپ ﷺ نے فرمایا: " دین کی اصل اسلام ہے اور اس کا ستون عمود) نماز ہے اور اس کی چوٹی دین کے لئے محنت ہے"۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاوں جو ان سب خوبیوں کو اکٹھا کر لے؟ " میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے نبی ! پھر

آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑی، اور فرمایا: "اسے اپنے قابو میں رکھو"، میں نے کہا: اللہ کے نبی! کیا ہم جو کچھ بولتے ہیں اس پر پکڑے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: " تمہاری ماں تم کو گم کر دے، معاذ! لوگ اپنی زبانوں کے نتائج کی وجہ سے تو اوندھے منہ یا نتھنوں کے بل جہنم میں ڈالے جائیں گے؟"۔

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
30

حديث

عَنْ أَبي ثَعلَبَةَ الخُشَنيِّ -رضى الله عنه-. عَن النَّبيِّ -صلى الله عليه وسلم-، قالَ: ((إنَّ الله فَرَضَ فرائِضَ، فَلا تُضَيِّعُوها، وحَدَّ حُدُوداً فلا تَعْتَدوها، وحَرَّمَ أَشْياءَ، فلا تَنتهكوها، وسَكَتَ عنْ أشياءَ رَحْمَةً لكُم غَيْرَ نِسيانٍ، فلا تَبحَثوا عَنْها))

(الدار قطنى: 184/4 – وضعفه الالبانى فى ضعيف الجامع: 1597، ولكن صححه اخرون)

ترجمه

ابو ثعلبہ الخشنی جرثوم بن ناشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالی نے فرائض کو لازم قرار دے دیا ہے، تم انہیں ضائع نہ کرو اور حدود کا تعین کر دیا ہے، تم ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور بعض اشیاء کو حرام کر دیا گیا ہے، پس ان کا ارتکاب نہ کرو بعض اشیاء کے بارے میں بھول کر نہیں بلکہ اپنی رحمت سے سکوت فرمالیا ہے، پس ان کے بارے میں پیچھے نہ پڑو۔

حدیث نمبر
31

حديث

عَنْ سهلِ بنِ سعْدٍ السَّاعِديِّ قال: جاءَ رجُلٌ إلى النَّبيِّ - صلى الله عليه وسلم - فقالَ: يا رَسولَ الله دُلَّني عَلى عَمَلٍ إذا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي الله، وأحَبَّنِي النَّاسُ، فقال: ((ازهَدْ فِي الدُّنيا يُحِبَّكَ الله، وازهَدْ فيمَا في أيدى النَّاسِ يُحبَّكَ النَّاسُ))

(ابن ماجه: 4102 - وصححه الالبانی فی السلسلة الصحيحة: 944)

ترجمہ

ابو العباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جسے میں کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے، اور لوگ بھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دنیا سے بے رغبتی رکھو، اللہ تعالیٰ تم کو محبوب رکھے گا، اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے آرزو نہ لگاؤ، تو لوگ تم سے محبت کریں گے۔"

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
32

حدیث

عَنْ أبی سَعیدٍ الخُدریّ -رضی الله عنه-: أنَّ النَّبیَّ -صلی الله علیه وسلم -، قالَ: ((لا ضَرَرَ ولا ضِرارَ))

حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارَقُطْنِيّ وَغَيْرُهُمَا مُسْنَدًا. وَرَوَاهُ مَالِكٌ فِي "الْمُوَطَّإِ" عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صلی الله علیه وسلم مُرْسَلًا، فَأَسْقَطَ أَبَاسَعِيدٍ، وَلَهُ طُرُقٌ يُقَوِّي بَعْضُهَا بِبَعْضٍ.

(ابن ماجه: 2340، الدار قطنی: 77/3، المؤطا: 746/2 - وصححه الالبانی فی السلسلة الصحیحة: 250، وصحیح الجامع: 7517)

ترجمہ

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہ نقصان خود اٹھاؤ نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ۔"

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
33

حديث

عَنِ ابن عَبَّاسٍ رضى الله عنهما أَنَّ رَسولَ الله - صلى الله عليه وسلم - قَالَ: ((لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُم، لادَّعى رِجالٌ أموالَ قومٍ ودِماءهُم ولكن البَيِّنَةُ على المُدَّعي واليَمينُ على مَنْ أَنْكر)).

(البيهقى: 252/10، وصححه الباني فى صحيح الجامع:5335)"وَبَعْضُهُ فِي "الصَّحِيحَيْنِ"البخارى: 4552،مسلم: 1711"

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ:" اگر صرف دعویٰ کی وجہ سے لوگوں کو عطا کیا جانے لگے تو بہت سے لوگ خون اور مال کے دعوی کو لے کر کھڑے ہو جائیں گے بلا دلیل۔ لیکن دعوی کرنے والے پر دلیل پیش کرنے کی ذمہ داری ہے اور انکار کرنے والے پر قسم کھانے کی ذمہ داری ہے۔

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
34

حدیث

عَنْ أبي سَعيدٍ الخُدريِّ قال: سَمِعتُ رسولَ الله - صلى الله عليه وسلم - يَقولُ: ((مَنْ رَأى مِنكُم مُنْكَراً فَليُغيِّرهُ بيدِهِ، فإنْ لَمْ يَستَطِعْ فبِلِسَانِهِ، فإنْ لَمْ يَستَطِعْ فَبِقلْبِهِ، وذلكَ أَضْعَفُ الإيمانِ))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(صحيح مسلم: 49)

ترجمہ

طارق بن شہاب سے روایت ہے، سب سے پہلے جس نے عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ شروع کیا، وہ مروان تھا، اس وقت ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: خطبہ سے پہلے نماز ہے۔ مروان نے کہا: یہ بات متروک کر دی گئی۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص نے تو اپنا حق ادا کر دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص تم میں سے کسی منکر (خلاف شرع) کام کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے ہٹا دے، اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے سہی دل میں اس کو برا جانے (اس سے بیزار ہو) یہ سب سے کم درجہ کا ایمان ہے۔"

حدیث نمبر
35

حديث

عَنْ أَبِي هُرِيرَةَ - رضي الله عنه -، قالَ: قالَ رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: ((لا تَحَاسَدُوا، ولا تَنَاجَشوا، ولا تَبَاغَضُوا، ولا تَدَابَرُوا، ولا يَبِعْ بَعضُكُمْ على بَيعِ بَعضٍ، وكُونُوا عِبادَ اللهِ إِخواناً، المُسلِمُ أَخُو المُسلم، لا يَظلِمُهُ ولا يَخذُلُهُ، ولا يَكذِبُهُ، ولا يَحقِرُهُ، التَّقوى هاهُنا))، - ويُشيرُ إلى صدرِهِ ثلاثَ مرَّاتٍ - ((بِحَسْبِ امرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحقِرَ أَخَاهُ المُسلِمَ، كُلُّ المُسلمِ على المُسلِمِ حرامٌ: دَمُهُ ومَالُهُ وعِرضُهُ))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(صحيح مسلم: 2564)

ترجمه

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حسد مت کرو، دھوکے بازی مت کرو، بغض مت رکھو، پیٹ مت پھیرو ایک دوسرے سے، کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو ذلیل کرے، نہ اس کو حقیر جانے، تقویٰ اور پرہیز گاری یہاں ہے۔" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کیا" آدمی کے برا ہونے کے لئے بس اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون، مال، عزت اور آبرو۔"

حدیث

عَنْ أبي هُريرة -رضی اللہ عنہ-، عَن رسول الله -صلی اللہ علیہ وسلم-، قال: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنيا، نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ القِيامَةِ، ومَنْ يَسَّرَ على مُعسِرٍ، يَسَّرَ الله عَليهِ في الدُّنيا والآخرَةِ، ومَنْ سَترَ مُسلِماً، سَتَرَهُ اللهُ في الدُّنيا والآخِرة، واللهُ في عَوْنِ العَبْدِ ما كَانَ العَبْدُ في عَوْنِ أخيهِ، ومَنْ سَلَكَ طَريقاً يَلتَمِسُ فِيه عِلماً، سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَريقاً إلى الجَنَّةِ، وما جَلَسَ قَومٌ في بَيْتٍ مِنْ بُيوتِ الله، يَتْلُونَ كِتابَ الله، ويَتَدارَسُونَه بَينَهُم، إلاَّ نَزَلَتْ عليهِمُ السَّكينَةُ، وغَشِيَتْهُمُ الرَّحمَةُ، وحَفَّتْهُم المَلائكَةُ، وذَكَرَهُم اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، ومَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ، لم يُسرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)) [رَوَاهُ مُسْلِمٌ بهذا اللفظ]

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(صحیح مسلم: 2699)

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی مومن پر سے کوئی دنیا کی ایک تکلیف بھی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر آخرت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کریں گے اور جو شخص تنگدست (مشکل میں پھنسے) پر آسانی کر دے، اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کا عیب ڈھانکے گا، تو اللہ تعالیٰ، دنیا اور آخرت میں اس کا عیب ڈھانکے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہے، اور جو شخص علم حاصل کرنے کی راہ پر چل پڑے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ سہل

کر دے گا اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھر میں جمع ہو کر اس کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھائیں تو ان پر سکینت اترے گی اور رحمت ان کو ڈھانپ لے گی اور فرشتے ان کو گھیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے پاس رہنے والوں میں کرے گا، اور جس کا عمل کوتاہی کرے تو اس کا نسب ورشتہ کچھ کام نہ آئے گا۔

حدیث

عَنِ ابنِ عَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنهُما عَنْ رَسولِ اللهِ - صلى الله عليه وسلم - فِيمَا يَروى عَنْ رَبِّهِ تَبارَكَ وتَعَالى قَالَ: ((إِنَّ اللهَ - عز وجل - كَتَبَ الحَسَناتِ والسيِّئاتِ، ثمَّ بَيَّنَ ذلك، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنةٍ، فَلَمْ يَعْمَلْها، كَتَبها اللهُ عِنْدَهُ حسنَةً كَامِلةً، وإن هَمَّ بِها فَعَمِلَها، كَتَبَها اللهُ عَنْدَهُ عَشْرَ حَسناتٍ إلى سبع مئة ضِعْفٍ إلى أضعاف كَثيرةٍ، وإنْ هَمَّ بسيِّئة، فلمْ يَعْمَلها، كَتَبَها عِنْدَهُ حسنةً كَامِلةً، وإنْ هَمَّ بِهَا، فعَمِلَها كَتَبها اللهُ سيِّئةً واحِدَةً))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحیح البخاری: 6491، و صحیح مسلم: 131)

ترجمہ

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں اپنے رب سے: " اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں صاف صاف بیان کر دیا ہے۔ پس جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے یہاں دس گنا سے سات سو گنا تک نیکیاں لکھی ہیں اور اس سے بڑھ کر اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے یہاں نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے

ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کے لیے ایک برائی لکھی ہے۔"

جامع العلوم والحكم
بسم الله الرحمن الرحيم
حدیث نمبر
38

حدیث

عَنْ أَبِي هُرِيرة - رضى الله عنه - قالَ: قَالَ رَسولُ اللهِ - صلى الله عليه وسلم -: ((إنَّ اللهَ تَعالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيّاً، فَقَدْ آذنتُهُ بالحربِ، وما تَقَرَّب إلَيَّ عَبْدِي بشيءٍ أحَبَّ إلَيَّ مِمَّا افترضتُ عَليهِ، ولا يَزالُ عَبْدِي يَتَقرَّبُ إلَيَّ بالنَّوافِلِ حتَّى أُحِبَّهُ، فإذا أَحْبَبْتُهُ، كُنتُ سَمعَهُ الّذِي يَسمَعُ بِهِ، وبَصَرَهُ الّذِي يُبْصِرُ بِهِ، ويَدَهُ الَّتي يَبْطُشُ بها، ورِجْلَهُ الّتي يَمشي بِها، ولَئِنْ سأَلَنِي لأُعطِيَنَّهُ، ولَئِنْ استَعاذَنِي لأُعِيذَنَّهُ))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ

(صحیح البخاری: 6502)

ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی چیز سے میری پناہ مانگتا ہے تو میں

اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔"

حدیث

عَنِ ابنِ عبَّاس رضی اللہ عنہما، أنَّ رسولَ اللہِ -صلی اللہ علیہ وسلم- قَالَ: ((إنَّ الله تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي الخَطَأَ والنِّسيانَ، وما استُكرِهُوا عليهِ))

(ابن ماجه: 2045، البیھقی: 7 - وصححه الالبانی فی صحیح الجامع: 1836،وإرواء الغليل،رقم:82)

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی نے میرے لئے میری امت سے خطا (چوک)، بھول اور مجبوری کی حالت میں کیے گئے کاموں سے درگذر فرمائی ہے۔

جامع العلوم والحكم
بسم الله الرحمن الرحيم
حدیث نمبر
40

حديث

عَنِ ابنِ عُمَرَ رضى الله عنهما قالَ: أَخَذَ رَسولُ الله - صلى الله عليه وسلم - بِمَنكِبِي، فقال:

((كُنْ فِي الدُّنيا كأنَّكَ غريبٌ، أو عَابِرُ سَبيلٍ)) وكانَ ابنُ عُمَر يَقولُ: إذا أَمسيتَ، فَلا تَنتَظِر الصَّباح، وإذا أَصْبَحْتَ فلا تَنتَظِرِ المساءَ، وخُذْ مِنْ صِحَّتِك لِمَرضِكَ، ومنْ حياتِكَ لِمَوتِكَ))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ

(صحيح البخاری: 6416)

ترجمہ

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے میرا مونڈھا پکڑ کر فرمایا: "دنیا میں اس طرح ہو جا جیسے تو اجنبی یا مسافر (راستہ چلنے والا ہو)۔" عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو، اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو اور زندگی کو موت سے پہلے۔"

حديث

عَنْ عبدِ الله بن عَمرو بنِ العاص رضی الله عنهما، قال: قالَ رسولُ الله -صلى الله عليه وسلم-: ((لا يُؤمِنُ أَحدُكُم حتّى يكونَ هَواهُ تَبَعاً لِما جِئتُ بِهِ)).

[حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، رَوَيْنَاهُ فِي كِتَابِ "الْحُجَّةِ" بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ]

(البيهقى " المدخل الى السنن الكبرى": 192/1-وضعفه الالبانى فى تخريج مشكاة المصابيح:166،ولكن صححه اخرون)

ترجمه

ابو محمد عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
42

حدیث

عَنۡ أَنسِ بن مالكٍ -رضی الله عنه-، قَالَ: سَمِعتُ رسولَ الله -صلی الله علیه وسلم- يَقولُ: ((قالَ اللهُ تَعالی: يا ابنَ آدَمَ، إنَّكَ ما دَعَوتَنی ورَجَوتَنی غَفَرتُ لك علی ما كانَ مِنكَ ولا أُبالی، يا ابن آدمُ لَوَ بَلَغَتۡ ذُنُوبُك عَنانَ السَّماءِ، ثمَّ استَغفَرتَنی، غَفَرۡتُ لكَ، يا ابنَ آدم إنَّك لو أَتَيتَنی بِقُرابِ الأرضِ خَطايا، ثمَّ لَقِيتَنی لا تُشركُ بی شَيئاً، لأتيتُكَ بِقُرابها مغفرةً))

(الترمذی: 3540-وصححه الالبانی فی صحیح الجامع: 4338)

ترجمه

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ کہتا ہے: اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے دعائیں کرتا رہے گا اور مجھ سے اپنی امیدیں اور توقعات وابستہ رکھے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا، چاہے تیرے گناہ کسی بھی درجے پر پہنچے ہوئے ہوں، مجھے کسی بات کی پرواہ وڈر نہیں ہے، اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کو چھونے لگیں پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرنے لگے تو میں تجھے بخش دوں گا اور مجھے کسی بات کی پرواہ نہ ہو گی۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین برابر بھی گناہ کر بیٹھے اور پھر مجھ سے مغفرت طلب کرنے کے لیے ملے لیکن میرے ساتھ کسی طرح کا شرک نہ کیا ہو تو میں تیرے پاس اس کے برابر مغفرت لے کر آؤں گا اور تجھے بخش دوں گا"۔

بسم الله الرحمن الرحيم
حدیث نمبر
43

حديث

عَنِ ابن عبَّاس رضى الله عنهما قالَ: قَال رسولُ الله - صلى الله عليه وسلم -: ((أَلحِقُوا الفَرائِضَ بأَهلِها، فَمَا أَبقتِ الفَرائِضُ، فَلأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحيح البخاری: 6735 و صحیح مسلم: 1615)

ترجمه

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میراث ان کے وارثوں تک پہنچادو اور جو باقی رہ جائے وہ اس کو ملے گا جو مرد میت کا بہت نزدیکی رشتہ دار ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
44

حديث

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ - صلى الله عليه وسلم - قالَ: ((الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ ما تحرِّمُ الولادةُ))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحيح البخاری: 5099 و صحیح مسلم: 1444)

ترجمه

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: "جیسے خون ملنے سے حرمت ہوتی ہے، ویسے ہی دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔"

جامع العلوم والحكم
بسم الله الرحمن الرحيم
حدیث نمبر
45

حديث

عَنْ جابر بن عبد الله أنَّه سَمِعَ رسول الله - صلى الله عليه وسلم - عَامَ الفَتح وهُوَ بمكَّةَ يَقُولُ: إنَّ الله ورَسُولَهُ حرَّمَ بَيعَ الخَمرِ والمَيتَةِ والخِنْزِيرِ والأصنامِ)) فقيلَ: يارَسولَ الله أرأيتَ شُحومَ المَيتَةِ، فإنَّهُ يُطلَى بِها السُّفُنُ، ويُدهَنُ بِها الجُلُودُ، ويَستَصبِحَ بِها النَّاسُ؟ قَالَ: ((لا، هُوَ حَرامٌ)) ، ثمَّ قالَ رَسُولُ الله - صلى الله عليه وسلم - عِندَ ذلك: ((قَاتَل الله اليَهودَ، إنَّ الله حَرَّمَ عليهِمُ الشُّحومَ، فأَجمَلوهُ، ثمَّ باعُوه، فأَكَلوا ثَمَنَه))

رَوَاهُ البُخَارِيُ وَمُسْلِم

(صحیح البخاری: 2236و صحیح مسلم: 1581)

ترجمه

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فتح مکہ کے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آپ کا قیام ابھی مکہ ہی میں تھا کہ: "اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سور اور بتوں کا بیچنا حرام قرار دے دیا ہے۔" اس پر پوچھا گیا کہ یارسول اللہ! مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے؟ اسے ہم کشتیوں پر ملتے ہیں۔ کھالوں پر اس سے تیل کا کام لیتے ہیں اور لوگ اس سے اپنے چراغ بھی جلاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "نہیں وہ حرام ہے۔" اسی موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "اللہ یہودیوں کو برباد کرے اللہ تعالیٰ نے جب چربی ان پر حرام کی تو ان لوگوں نے پگھلا کر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔"

حدیث

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عن أَبِيه أَبِي مُوسى الأَشعَرِيّ أَنَّ النَّبيَّ - صلى الله عليه وسلم - بَعَثَهُ إلى اليَمَنِ، فسأَلَهُ عَنِ أَشربةٍ تُصنَعُ بها، فقال: ((ومَا هِي؟)) قالَ: البِتْعُ والمِزْرُ، فقيل لأبي بُردَةَ: وما البِتْعُ؟ قال: نَبيذُ العسلِ، والمِزْرُ نَبيذُ الشَّعير، فقال: ((كُلُّ مُسكرٍ حَرامٌ))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحیح البخاری: 4343، وصحیح مسلم: 2001)

ترجمہ

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان شربتوں کا مسئلہ پوچھا جو یمن میں بنائے جاتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ: "وہ کیا ہیں؟" ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ "بتع" اور "مزر" (سعید بن ابی بردہ نے کہا کہ) میں نے ابو بردہ (اپنے والد) سے پوچھا "بتع" کیا چیز ہے؟ انہوں نے بتایا کہ شہد سے تیار کی ہوئی شراب اور "مزر" جَو سے تیار کی ہوئی شراب۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ: "ہر نشہ آور چیز پینا حرام ہے۔"

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
47

حدیث

عَنِ المِقدامِ بنِ مَعدِ يكرِبَ قالَ: سَمِعتُ رَسولَ اللهِ - صلى الله عليه وسلم - يَقولُ: ((ما مَلأ آدميٌّ وِعاءً شَرّاً مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابنِ آدمَ أَكَلاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فإنْ كَانَ لا مَحَالَةَ، فَثُلُثٌ لِطعامِهِ، وثُلُثٌ لِشَرابِهِ، وثُلُثٌ لِنَفسه))

(الترمذی: 2380۔ وابن ماجه: 3349 وصححه البانی فی صحيح الترغيب:2135)

ترجمہ

مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "کسی آدمی نے کوئی برتن اپنے پیٹ سے زیادہ برا نہیں بھرا، آدمی کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اور اگر زیادہ ہی کھانا ضروری ہو تو پیٹ کا ایک تہائی حصہ اپنے کھانے کے لیے، ایک تہائی پانی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے باقی رکھے"۔

حدیث نمبر
48

حديث

عَنْ عبد الله بن عمرٍو رضی الله عنهما، عَنِ النَّبيِّ - صلى الله عليه وسلم -، قالَ: ((أَربعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنافِقاً، وإنْ كَانَتْ خَصلةٌ مِنهُنَّ فِيهِ كَانَتْ فِيهِ خَصلَةٌ مِنَ النِّفاقِ حتَّى يَدَعَها: مَنْ إذا حَدَّثَ كَذَبَ، وإذا وَعَدَ أَخْلَفَ، وإذا خَاصمَ فَجَرَ، وإذا عَاهَدَ غَدَرَ))

رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

(صحیح البخاری: 2459 و صحیح مسلم: 58)

ترجمہ

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں بھی وہ ہوں گی، وہ منافق ہو گا یا ان چار میں سے اگر ایک خصلت بھی اس میں ہے تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ جب بولے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، جب معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے، اور جب جھگڑے تو بدزبانی پر اتر آئے۔"

جامع العلوم والحکم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث نمبر
49

حدیث

عَنْ عُمَرَ بن الخطَّابِ -رضی اللہ عنہ- عَنِ النَّبيِّ -صلی اللہ علیہ وسلم- قَالَ: ((لَو أَنَّكُم تَوكَّلُون على اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَما يَرزُقُ الطَّيرَ، تَغدُو خِماصاً، وتَروحُ بِطاناً))

(الترمذی:2344۔وابن ماجه:4164۔ صحیح الجامع للالبانی: 5254،وسلسلة الصحيحة للالبانی:310)

ترجمہ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اگر تم لوگ اللہ پر توکل (بھروسہ) کرو جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق ملے گی جیسا کہ پرندوں کو ملتی ہے کہ صبح کو وہ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو آسودہ واپس آتے ہیں۔"

جامع العلوم والحكم
بسم الله الرحمن الرحيم
حدیث نمبر
50

حدیث

عَنْ عبدِ الله بن بُسْرٍ قال: أتى النَّبيَّ - صلى الله عليه وسلم - رَجلٌ، فقالَ: يا رَسولَ اللهِ إنَّ شرائعَ الإسلامِ قد كَثُرَتْ علينا، فبَابٌ نَتَمسَّكُ به جامعٌ؟ قال: ((لا يَزالُ لِسانُكَ رَطْباً مِنْ ذِكر الله -عز وجل -))

(مسند احمد: 17680، وابن ماجه: 3793- صحيح۔ و الترمذی:3375، صحيح)

ترجمہ

عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ: اسلام کے اصول و قواعد مجھ پر بہت ہو گئے ہیں، لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئیے جس پر میں مضبوطی سے جم جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہاری زبان ہمیشہ ذکر الٰہی سے تر رہنی چاہیئے۔"